السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میت کو دفن کرنے کے بعد اس کی قبر کے اردگرد کھڑے ہو کر اس کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا حدیث نبوی سے ثابت ہے یا نہیں ؟ نیز گزارش ہے کہ ماحصل تحریر جواب سابق کا یہ ہے کہ بعد دفن المیت اس کے لیے استغفار کا ثبوت ہے اور آداب دعا سے رفع الیدین بھی حدیث نبوی سے ثابت ہے پس بعد دفن المیت اس کے لیے ہاتھ اٹھا کر کرنا جائز ہے تو حضور میت کو دفن کرنے کے بعد کے لیے استغفار کا ثبوت ہے نہ کہ دعا کا اور رفع الیدین آداب دعا سے ہے نہ کہ استغفار سے ۔ اس لیے کہ آداب استغفار سے ۔

ان تشیر باصبع واحدۃ (سنن ابی داؤد رقم الحدیث (1489) مشکاۃ المصابیح (108/2) (مشکوۃ باب الدعاء)

پس جب تک میت کو دفن کرنے کے بعد اس کے لیے دعا کا ثبوت نہ ہو تب تک کیونکر میت کو دفن کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا عمل اس پر محمول اس پر محمول کیا جائے گا ؟ محض بخیال رفع شک واحتمال بھی گزارش ہے کہ کیا لفظ استغفار اور لفظ دعا دونوں شے واحد ہیں یا نہیں اور جو حکم استغفار کا ہے وہی حکم دعا کا بھی ہے یا نہیں ؟ اگر ہے تو پھر آداب استغفار کی نسبت ان تشیر باصبع واحدۃ فرمانے کا اور آداب دعا کی نسبت :

ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوہما (مصدر سابق) (مشکوۃ باب الدعاء)

کے کیا مطلب ہوں گے ؟ تحریر فرمائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

استغفار بھی دعا میں داخل ہے استغفار کے معنے ہیں مغفرت مانگنا اور دعا کے معنی ہیں کچھ مانگنا ۔ کچھ مانگنے میں مغفرت مانگنا بھی آگیا اسی لیے اس حدیث کو جس ان تشیر باصبع واحدۃ (کہ تو ایک ہی انگلی سے اشارے کرے) ہے مشکاۃ میں باب الدعوات میں ذکر کیا ہے ہے ان تشیر باصبع واحدۃ ہاتھ اٹھا کر استغفار کرنے کے منافی نہیں ہے اس حدیث میں تین چیزوں کا ذکر ہے ۔

1۔ مسئلہ 2۔ استغفار 3۔ ابہتال ۔ یہ تینوں دعا کے اقسام ہیں ان میں کوئی بھی دعا سے خارج نہیں ہے ۔ کتبہ : محمد عبداللہ (25/شوال 1330ھ) واللہ تعالیٰ اعلم ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الجنائز، صفحہ :328

محدث فتویٰ